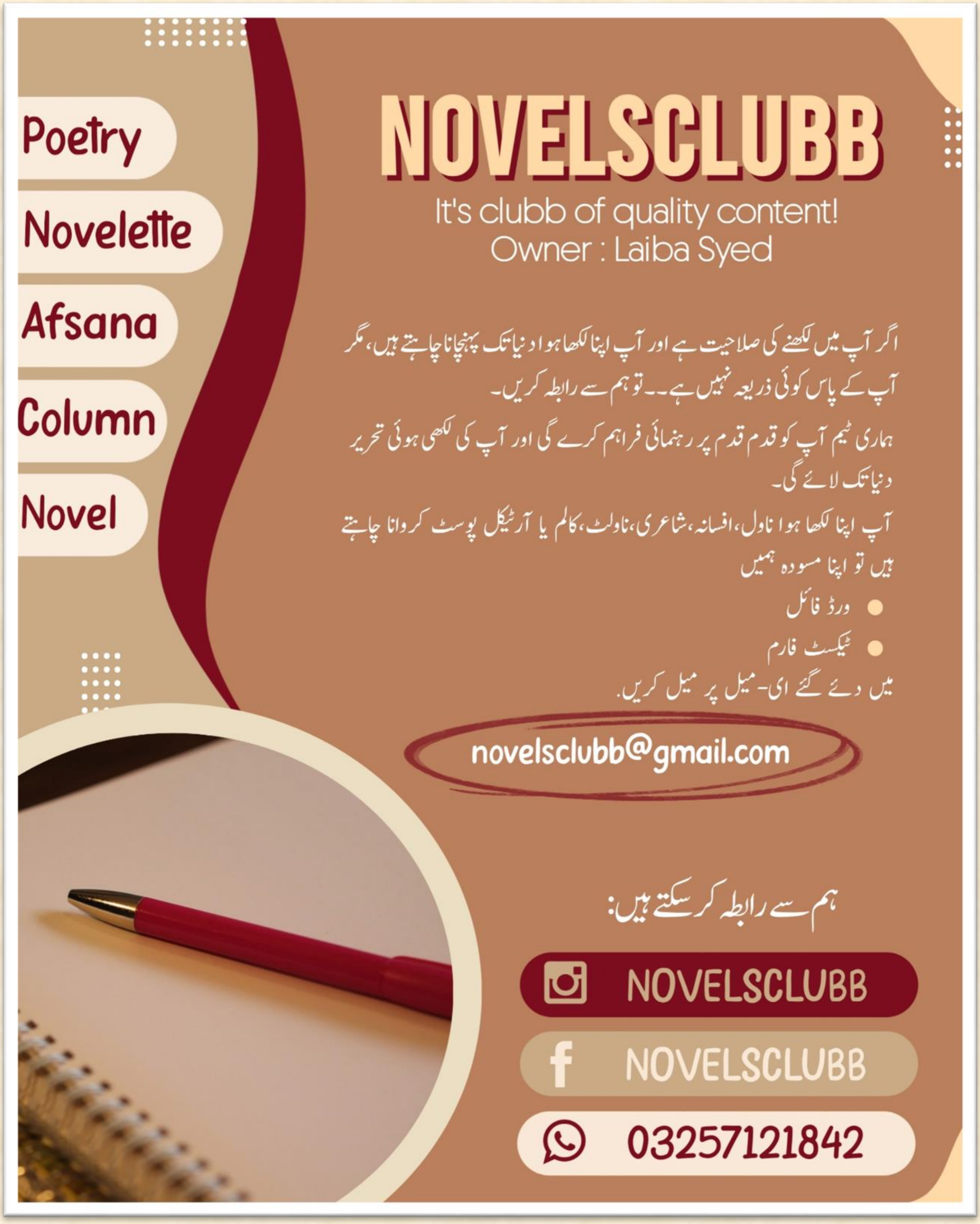

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

داغ و نظر

از قلم

نور جہاں

Clubb of Quality Content!

داغ و نظر

از قلم نور جہاں

قسط نمبر چھ

"مجھے ایسے دیکھنا بند کریں میں نہیں ہوں ایسی!"

نور کی چیخ پورے گھر میں یوں گونجی جیسے کسی نے فولاد کی دھار دیواروں پر دے ماری ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی تیز، زخمی، بے ترتیب...اور اتنی اجنبی کہ خود اسے بھی اپنی آواز نہ لگے۔ وہ آواز کسی لڑکی کی نہیں تھی...وہ آواز کسی ایسے وجود کی تھی جو حد سے زیادہ توڑ دیا گیا ہو۔ کسی ایسے انسان کی جسے اپنی آخری سانس تک صفائی دینے پر مجبور کر دیا گیا ہو۔

سانس لینے میں اس کو بہت دشواری پیش ا رہی تھی آنسو مسلسل بہہ رہے تھے، جیسے تھمنے کا نام ہی نہ لیتے ہوں۔ نقاب کو بھگو رہے تھے

وہ ہڑ بڑا کر کھڑی ہوئی، قدم ڈگمگائے، مگر وہ کھڑی ہو گئی۔ اُس کا پورا جسم لرز رہا تھا، کان سائیں سائیں کر رہے تھے دل کی دھڑکنیں سراب میں اس قدر تیز تھی کہ ہر سانس اخری محسوس ہوتا

ناولز کلب
Club Quality Content

اس کی آنکھیں سرخ، سوجی ہوئی، خون آلود چہروں پر پھسلتی رہیں۔

ہر ہر کوئی اسے تحقیر امیز نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کٹھرے میں کھڑی ہو

زلیخا بیگم۔

رقشندہ بیگم۔

وقاص۔

عادل صاحب۔

اسد۔

آمنہ۔

عثمان۔

اور آخر میں... ظفر صاحب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب کے سب گھور رہے تھے۔

جانچ رہے تھے۔

پرکھ رہے تھے۔

اور ماننے سے انکاری تھے۔

"بند کریں...ایسے دیکھنا بند کریں!" وہ چیخی۔آواز بھاری، گلے میں اٹکی ہوئی، کپکپاتی

آنکھوں کے سامنے دھند تھی، مگر پھر بھی وہ اُن کے چہروں کے تاثرات دیکھ سکتی تھی سرد، ،تنقید بھری،ناپسندیدگی جھلکتی ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اچانک ہنس پڑی۔

ویران انکھوں سے ہنستی ہوئی ان ویران انکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا زندگی سے خالی_بے بسی_کرب

اس وقت کسی پاگل سے کم نہیں لگ رہی تھی

"سب کو سچ چاہیے...پر میری آواز کوئی نہیں سننا چاہتا..." اس نے آہستہ کہا، جیسے خود سے ہی، جیسے اپنے اندر کے کسی ویران کمرے سے۔

اُس کا جسم اور زیادہ کانپنے لگا۔ سانس چھوٹی ہو گئی، بے قرار، بے سمت۔ اُس کا ذہن بکھرنے کے کنارے پر کھڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس نے سیدھا اپنے باپ کی طرف دیکھا آنسو بہتے رہے، آواز لرزتی رہی۔

"آپ لوگ مجھے گنہگار بنا رہے ہیں...جب کہ میں بے قصور ہوں!"

خاموشی چھا گئی۔

گھٹی ہوئی۔

دم گھونٹ دینے والی۔

نور وہاں کھڑی کانپ رہی تھی، سسک رہی تھی مگر پھر بھی اپنی سچائی کو اُس خلا میں پکار رہی تھی جو سننے سے انکار کر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باہر بارش تیز ہو گئی۔

اندر نور کا دل باہر کی بارش کے شور سے کہیں زیادہ شدت سے ٹوٹ رہا تھا۔

''اب بھی یہی کہو گی کہ تم سچی ہو؟'' زلیخا بیگم کی آواز فولاد کی طرح سرد تھی۔

نور کے ہونٹ کانپے، گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا۔

اس نے آنسو ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے پونچھے، اور خود کو سانس لینے پر مجبور کیا۔

''مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ لوگوں سے...'' اس نے کہا۔ آواز ابھی بھی کانپ رہی تھی... مگر اب اُس میں ہچکچاہٹ نہیں تھی۔ اب اُس میں سنجیدگی تھی۔

''سن تو رہے نہیں آپ میری بات... بس الزام پر الزام لگا رہے ہیں۔''

اُس کی نگاہ اٹھی بھاری، تھکی ہوئی، جیسے برسوں کا بوجھ ایک پل میں آ بیٹھا ہو۔

"جب میری کسی بات پر بھروسہ کرنا ہی نہیں آپ لوگوں نے...تو پھر میں کیوں صفائی پیش کروں؟"

رقشندہ بیگم نے ایک تیز، حقارت بھری ہنسی چھوڑی۔ ہونٹوں پر وہی ظالمانہ مسکراہٹ۔

"سب یہی کہتے ہیں جب سچ سامنے آجائے۔"

اس بار نور نے اُنہیں دیکھا بھی نہیں۔

اُس کی نگاہ پھر اپنے باپ کی طرف لوٹ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ظفر صاحب...نرم نہیں ہوئے۔

اُن کی آواز پر سکون تھی، مگر وہ پر سکون لہجہ غصے سے کہیں زیادہ دہشت ناک تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''تمہاری ڈگری کب تک ختم ہو گی؟''

نور نے پلک جھپکائی۔اس اچانک سوال پر وہ جیسے سمجھ ہی نہ پائی۔

ہونٹ ہلکے سے کھلے۔

"دو مہینے رہ گئے ہیں... تھیسس وغیرہ رہ گیا ہے صرف..." اُس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

ظفر صاحب کا جبڑا بھینچ گیا۔

وہ ذرا سا مڑے، جیسے ہوا سے مخاطب ہوں۔

"اس کے لیے کوئی رشتہ ڈھونڈو...اور رخصتی جلد از جلد کرواؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور کے اندر کچھ ٹوٹا۔

وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ——

اس کی ماں کی آواز کڑک کر اٹھی۔

"بحث مت کرو!!"

نور نے پلکیں جھکائیں۔ گلا جیسے کسی نے رسی سے کس دیا ہو۔

"بحث نہیں کر رہی... بات کر رہی ہوں۔ بحث کرتی ہوتی تو اب تک آپ لوگ اور زیادہ گنہگار سمجھتے..."

الفاظ موت کے حکم کی طرح گرے۔

نور ساکت رہ گئی۔

سینہ اتنا جکڑ گیا کہ اسے لگا اب سانس بھی نہیں نکلے گی۔

اس نے نہ بحث کی۔

نہ روئی۔

نہ گڑگڑائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیونکہ فائدہ کیا تھا؟

کسی کو یقین ہی نہیں آنا تھا۔

تو پھر صفائی دینے کا مطلب ہی کیا تھا؟

وہ خاموشی سے مڑی، اور اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اندر جا کر دروازہ بند کیا۔

وہ دروازے کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی۔ گھٹنوں کو سینے سے لگا لیا۔ جسم اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا۔

اس کے ہونٹ ہلے۔

"مجھے اُن کے الفاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا..."

"مجھے اُن کے الفاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا..."

مگر جھوٹ نے اسے تسلی نہ دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ نہ بھر سکا۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

اور جو ہفتہ آیا...وہ اسے اُن طریقوں سے توڑ گیا جن سے کوئی تھپڑ بھی نہیں توڑ سکتا۔

پورا ہفتہ نور کو تیز بخار رہا—کپکپی، پسینہ، قے۔

مگر کوئی نہیں آیا۔

کسی نے حال نہیں پوچھا۔

کسی نے دروازہ تک نہیں کھٹکھٹایا۔

وہ خود ہی تھوڑا تھوڑا کھانے کی کوشش کرتی رہی، گلے سے زبردستی اتارتی رہی۔

مگر کچھ ٹھہرتا نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب واپس آجاتا۔

اور پھر...ایک ہفتے بعد

وہ یونیورسٹی چلی گئی۔

زینب نے اسے دیکھا تو فوراً لپک کر آئی اور اسے زور سے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔

"اُف!! تمہیں تو کتنا بخار ہے... چھٹی کر لیتی!" زینب نے کہا، پھر اسے تھوڑا پیچھے کر کے چہرہ دیکھا۔

نور کی رنگت زرد تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آنکھوں میں چمک نہیں تھی۔

جسم جیسے بوجھ بن گیا ہو۔

''ایک ہفتے سے چھٹی ہی کر رہی ہوں...اور نہیں کر سکتی تھی۔ تھیسس بھی کمپلیٹ کرنا ہے...''نور نے دھیرے سے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زینب کی پیشانی پر فوراً بل پڑ گئے۔

''یار میں کر دیتی تمہاری ہیلپ۔ تم کیوں ٹینشن لیتی؟''اُس نے نرمی سے ڈانٹا۔

پھر اس نے نور کا ہاتھ پکڑا۔

"چلو پہلے کچھ کھاؤ، میڈیسن لو... پھر کام کرنا۔"

نور نے مزاحمت نہیں کی۔

اس میں طاقت ہی نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کیفے ٹیریا کی طرف چل دیں۔

نور نے سینڈوچ کا ایک لقمہ لینے کی کوشش کی، مگر خوشبو ہی سے معدہ مڑ گیا۔

اسے بار بار متلی محسوس ہوتی رہی۔

زینب اس کی پیٹھ سہلاتی رہی، فکر مندی سے

"نور... تھوڑا سا اور کھالو پلیز۔ پھر میڈیسن بھی لینی ہے۔"

نور نے مشکل سے چند لقمے حلق سے اتارے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر دوا لے لی۔

اس کے بعد وہ لائبریری کی طرف آ گئیں۔

نور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیپ ٹاپ کھول لیا۔ چائے کی گھونٹ آہستہ آہستہ لیتی رہی تاکہ معدہ سنبھل جائے۔

زینب شیلفوں میں گھومنے لگی، کتابیں تلاش کرتی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پورا ایک ہفتہ زویار کے ذہن میں ایک ہی چیز اٹکی رہی

وہ داغ دار سفید شرٹ۔

اور وہ لڑکی جس نے وہ داغ لگایا تھا۔

اس نے کوشش کی سچ مچ کوشش کی کہ کسی اور طرف دھیان دے۔

مگر جتنا زور لگاتا، خیالات اُسی طرف پلٹ آتے۔

اسے خود بھی معلوم نہیں تھا یہ احساس کیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حقیقت؟

یا محض کشش؟

اور سب سے بڑی وجہ جس کی وجہ سے اسے یہ سوچنا بھی ناگوار لگتا تھا، یہ تھی:

وہ اب بھی اُس کی غیر محرم تھی۔

اس لیے اس نے وقت لیا۔

اس نے دعا کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے خود سے دیانت داری کی کوشش کی۔

اور دو ہفتوں کی خاموش جنگ کے بعد اس نے استخارہ کیا۔

استخارہ مثبت آیا۔

فیصلہ اُس کے اندر یوں بیٹھ گیا جیسے یقین۔

وہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ کھیل نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ چاہتا تھا پہلے اُس سے بات کرے

یہ جاننے کے لیے کہ کیا وہ اپنے والدین کو اُس کے گھر بھیج سکتا ہے یا نہیں۔

یہ جاننے کے لیے کہ کیا وہ چاہے گی بھی یا نہیں۔

مگر ایک ہفتہ... وہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔

اور آج——

آج وہ لائبریری میں نظر آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بجھی ہوئی تھی۔

تھکی ہوئی۔

ایسی جیسے کئی راتوں سے سوئی نہ ہو۔

وہ اکیلی بیٹھی تھی۔

زویار نے ہچکچاہٹ محسوس کی۔

پھر اس نے آہستہ سے گلا صاف کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور نے سر اٹھایا۔

ایک لمحے کے لیے...اُن کی نظریں ملیں۔

اور پہلی بار ہفتوں میں زویار کو یوں لگا جیسے دل کی دھڑکن اُس کے خیالات سے بلند ہو گئی ہو۔

ایک پل کو سبز سنہری آنکھوں نے ہلکی بھوری پتلیوں کو چھوا سرخی مائل، تھکی ہوئی... جیسے بہت روئی ہوں اور بہت کم سوئی ہوں۔

نور نے پہلے نظر توڑی۔

زویار نے بھی فوراً نگاہ جھکالی، جیسے وہ مختصر سا لمحہ بھی حد سے زیادہ قربت بن گیا ہو۔

اس نے آہستہ سے گلا صاف کیا، آواز دھیمی تھی۔

"وہ... میں یہاں بیٹھ جاؤں؟"

نور کی انگلیاں کپ کے گرد سخت ہو گئیں۔

"نہیں۔" اُس نے سنجیدگی سے کہا۔ لہجہ بے لچک، آخری۔

زویار ٹھٹھک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے کان فوراً سرخ ہو گئے۔

"ا۔۔۔وہ..." وہ ہکلا گیا، جیسے زمین میں سما جانا چاہتا ہو۔

ایک لمحے کے لیے وہ واقعی ایسا لگا جیسے غائب ہو جائے گا۔

پھر بغیر کچھ کہے اس نے کرسی کھینچی اور اُس کے سامنے بیٹھ گیا مناسب فاصلے پر۔ بدن اکڑا ہوا۔ نگاہ نیچی۔

نور نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''وہ... مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی...'' زویار نے ہچکچا کر کہا۔

نور کی انگلیاں کی بورڈ پر چلتی رہیں۔

''ضروری بات ہے؟'' نور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

زویار نے نگل لیا۔

"بات تو... عمر بھر کی ہے..." اس نے آہستہ کہا، جیسے خود سے بھی احتیاط کر رہا ہو۔

نور کی بھنویں ذرا سی سکڑیں۔

"جی؟" نور نے پوچھا مگر اس نے نگاہ اوپر نہیں اٹھائی۔ توجہ اب بھی اسکرین پر تھی۔

زویار کا حلق خشک ہو گیا۔

"میرا مطلب... جی، بہت ضروری بات ہے۔"

نور نے آخر کار ہاتھ روک دیا۔

"جلدی بولیں۔ اگر کام کی بات ہے تو، ورنہ بولنے کی ضرورت نہیں۔"

زویار ایک لمحہ خاموش رہا، جیسے الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ا——مجھے سمجھ نہیں آ رہا... میں آپ سے کیسے کہوں..."

نور کا جبڑا بھینچ گیا۔

"اپنے منہ سے ہی کیجیے... جس منہ سے ابھی تک بات کر رہے ہیں۔"

پھر اس نے بغیر نگاہ اٹھائے، اور زیادہ سختی سے کہا:

"اور تھوڑا جلدی کیجیے۔ مجھے بہت کام ہے۔"

زویار کے ہاتھ میز کے نیچے بھینچ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیونکہ زندگی میں پہلی بار...

وہ کسی لڑکی کے لفظوں سے ڈر رہا تھا۔

زویار کی آواز مضبوط تھی

’’میں نہیں جانتا کہ محبت کا صحیح طریقہ کیا ہوتا ہے... مگر اگر محبت کا مطلب کسی کو خاموشی سے دیکھ کر خوش ہونا ہے... تو میں نہ جانے کب سے آپ سے محبت کر رہا ہوں۔‘‘

نور نے کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ نگاہ اٹھائے بغیر بولی:

’’یہ لائبریری ہے، زویار۔ یہاں محبت پر نہیں... تحقیق پر بات ہوتی ہے۔‘‘

زویار کے ہونٹوں پر ہلکی سی لکیر ابھری اداس، بے بس۔

''تو ٹھیک ہے... چلو پھر آپ کے انداز میں بات کر لیتے ہیں۔''

وہ رکا، پھر ایسے بولا جیسے انجام قبول کر چکا ہو۔

''اگر محبت ایک تحقیق ہے... تو آپ اُس تحقیق کی وہ واحد تھیوری ہیں جسے میں بغیر کسی ثبوت کے سچ مانتا ہوں۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور کے ذہن میں یک دم

طوفان۔

آوازیں۔

زہریلی، تیز، بے رحم۔

"ہماری بدنامی میں کوئی کسر چھوڑی ہے تم نے..."

"یہ جو ڈھونگ کرتی ہو نا... یہ حجاب، یہ نقاب..."

"سب لڑکوں کو لبھانے کے لیے..."

"نقاب کیوں اوڑھتی ہو؟ پارسا بننے کا ڈھونگ کیوں؟"

"تمہیں تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے تھا..."

"پردے میں رہ کر لڑکوں کو پھساؤ..."

"میں نے بہت دفعہ نوٹس کیا ہے جب وقاص اور کامران گھر پر ہوتے ہیں، تو یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی باہر ہوتی ہے..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''ورنہ تو پورا دن کمرے میں بند رہتی ہے...''

نور کا سینہ جکڑ گیا۔

لیپ ٹاپ پر اس کی انگلیاں ذرا سا لرزیں۔

زویار نے میز پر ہلکا سا دستک دیا بس ایک بار۔

ایک چھوٹی سی آواز۔

اتنی کہ وہ ڈوبتے خیالوں سے واپس آ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور زمین پر واپس آ گئی۔

اور جب وہ بولی، تو خود اسے بھی اپنی آواز پہچانی نہ لگی۔

وہ سخت تھی... اس سے زیادہ سخت جتنی وہ ہونا چاہتی تھی۔

اس نے نگاہ اٹھائی اور صاف لفظوں میں کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زویار، دیکھیے... میں ان چیزوں میں بالکل انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔ نہ مجھے یہ شوق ہے کہ میں کسی کے لیے 'ٹائم پاس' بنوں، اور نہ ہی میں چاہتی ہوں کہ میرے کردار یا میرے نقاب پر بات آئے۔"

یہ کسی لڑکی کا لہجہ نہیں تھا۔

یہ ایک باوقار عورت کا لہجہ تھا جو حدیں کھینچنا جانتی تھی۔

ان کی نظریں ملیں۔

اس کی ہیزل آنکھوں میں وہ سب کچھ تھا جو نور نے بچپن سے اپنے والدین کی آنکھوں میں دیکھنے کی تمنا کی تھی

عزت،

اعتماد،

محبت۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر تسکین کے بجائے وہ آنکھیں اسے بے چین کر گئیں۔

جو جذبات وہ اپنے والدین کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتی تھی، وہ ایک اجنبی کی آنکھوں میں کیوں موجود تھے؟

وہ ایسے احساسات کی عادی نہ تھی۔ وہ انہیں سمجھتی بھی نہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زویار نے دوبارہ کہا،

"میں... میں آپ کو ٹائم پاس بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔"

"میں یہ بات یہاں صرف اس لیے کر رہا ہوں... کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے گھر ایک جائز طریقے سے، اپنے والدین کو لے کر آؤں۔"

"لیکن اُس سے پہلے... میں آپ کا فیصلہ جاننا چاہتا ہوں۔"

نور نے نظریں پھیر لیں۔

وہ کسی غیر محرم کی آنکھوں میں وہ جذبات نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں... نہ شادی میں... نہ آپ میں۔"

زویار کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے سکتہ سا آیا۔

"پر آپ ایک دفعہ—" وہ کہنا چاہتا تھا۔

"میرا جواب نہیں ہے، زویار!" نور نے کاٹ کر کہا۔

زویار نے آہستہ سے سانس خارج کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر ہلایا، جیسے غصہ نہیں... بس خود کو سنبھال رہا ہو۔

"کیا آپ مجھے وجہ جاننے کے قابل سمجھتی ہیں؟"

نور خاموش رہی۔

نگاہ لیپ ٹاپ پر جمی رہی۔

مگر دل...

کہیں اور تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زویار نے ہلکی سانس لی۔

"مجھے آپ کے جواب کا احترام ہے، میں وعدہ کرتا ہوں، آئندہ میری طرف سے آپ کو کسی قسم کی پسندیدگی یا بے آرامی کا سامنا نہیں ہو گا۔"

"اور اگر کبھی میری موجودگی آپ کے سکون کے درمیان حائل ہو، تو میں پیچھے ہٹ جاؤں گا
مکمل خاموشی کے ساتھ۔"

وہ خاموشی سے کھڑا ہوا، کرسی آہستگی سے پیچھے کی، اور چلا گیا۔

اور اس بار... اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا

پھر ایک بار سر ہلایا دھیرے سے، جیسے وہ پہلے سے جانتا تھا... مگر پھر بھی تیار نہیں تھا۔

وہ اٹھا اور خاموشی سے چلا گیا۔

اُس کا دل بوجھ بن گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ انا کا مسئلہ نہیں تھا۔

نہ غرور کا۔

درد اس لیے تھا کہ یہ پہلی بار تھا جب اس نے کسی کے لیے کچھ ایسا محسوس کیا...اور پہلی بار اس نے زبان پر لایا۔

اور اُس کے جذبات پاک تھے۔

وہ لائبریری سے باہر نکلا تو بے اختیار ایک کمزور سی آہ بھر کر رہ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میز کے نیچے نور کے ہاتھ پسینے سے بھیگ رہے تھے۔

وہ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے، انگلیاں مٹھی میں سمٹ رہی تھیں جیسے وہ خود کو جسمانی طور پر جوڑ کر رکھ سکتی ہو۔

آنکھوں میں چبھن تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیونکہ جتنا بھی وہ کوشش کرتی... گھر والوں کے لفظ بار بار ذہن میں گونجتے۔

ایک سزا کی طرح۔

نہیں۔

نہیں، میں نہیں رو سکتی۔

میں نہیں رو سکتی۔

مجھے کنڑول کرنا ہے...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے اپنے جذبات کنڑول کرنے ہیں۔

اس نے تیزی سے پلکیں جھپکائیں، آنسو واپس دھکیلے، گلے میں اٹھتے درد کو نگل لیا۔

کیونکہ لوگوں کے سامنے رونا... کبھی اس کی حفاظت نہیں بنا۔

صرف اسے مزید قابلِ نفرت بنا دیتا تھا۔

لائبریری کے دوسری طرف زینب اپنی تھیسس کے لیے کتابیں تلاش کر رہی تھی۔

وہ پنجوں کے بل کھڑی ہو کر اوپر والی شیلف سے ایک موٹی سی جلد نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔انگلیاں بس کنارے تک پہنچتی تھیں۔

جیسے ہی اس نے دوبارہ ہاتھ بڑھایا——

پیچھے سے کسی نے آہستہ سے گلا صاف کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

قریب نہیں۔

جگہ پر حملہ نہیں۔

بس... موجود۔

زینب ایک لمحہ اکڑ گئی اور گردن موڑی۔

کامران وہاں کھڑا تھا، مناسب فاصلے پر۔

نگاہ نیچی، جیسے سامنے دیکھنا بھی حد سے بڑھ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں ہیلپ کر دوں؟"

زینب کا دل اچھل گیا۔

"ا۔۔۔جی..." وہ ہکلا گئی، اور فوراً خود پر غصہ آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کامران نے بس ایک لمحے کو نگاہ اٹھائی۔

"کون سی؟"

زینب نے آہستہ سے اشارہ کیا۔

"وہ... بلیک والی۔"

کامران نے ہاتھ بڑھا کر آسانی سے کتاب نکال لی۔

مگر دینے سے پہلے وہ رکا۔

اور بغیر سوچے —— بغیر یہ سمجھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے —— وہ بڑبڑایا:

"اس کتاب کے اعزاز کی بات ہو گی... اگر آپ ایسے پڑھیں گی۔"

لفظ نکلتے ہی وہ جم گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرخی گردن سے کانوں تک پھیل گئی

زینب نے پلکیں جھپکائیں، ایک لمحہ سمجھ نہ پائی... پھر اُس کے رخسار بھی سرخ ہو گئے۔

کامران نے فوراً گلا صاف کیا، شرمندہ۔

کتاب ہاتھ میں دینے کے بجائے وہ ایک قدم ہٹ گیا۔

اس نے کتاب نچلی شیلف پر رکھ دی — اتنی قریب کہ زینب خود اٹھا لے۔

تاکہ ہاتھ نہ چھوئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تاکہ انگلیوں کی کوئی بے ارادہ جنبش بھی نہ ہو۔

کوئی غیر ضروری قربت نہ ہو۔

زینب آہستہ سے جھکی اور خود کتاب اٹھالی۔

اور اگرچہ اُن دونوں نے اس کے بعد کچھ نہیں کہا...

خاموشی لفظوں سے زیادہ بول رہی تھی۔

کامران تیزی سے پلٹا—شاید حد سے زیادہ تیزی سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ایک لمحہ بھی مزید رک گیا تو دل کی بے احتیاطی ظاہر ہو جائے گی۔

نگاہ نیچی، قدم قابو میں... مگر کانوں کی سرخی کم نہ ہوئی۔

پیچھے زینب ایک پل کو وہیں کھڑی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرخی مائل۔

خاموش۔

ذرا سی ششدر۔

پھر کتاب سینے سے لگا کر واپس اپنی میز کی طرف چلی گئی——خود کو معمول پر دکھانے کی کوشش کرتی ہوئی۔

مگر ذہن اُس کے الفاظ کو بار بار دہرا رہا تھا...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ یونیورسٹی کے بعد دیر سے گھر آیا۔ وہ جم بھی گیا تھا، اور اب سات بج چکے تھے۔

گھر پہنچتے ہی زویار کے کندھے جھکے ہوئے تھے، جیسے ہر قدم اس پر بھاری ہو۔ استخارہ مثبت تھا... پھر کیوں؟

اس نے آہ بھری۔

شاید یہ اللہ کی بہتری ہو۔

آسیہ بیگم موبائل اسکرول کر رہی تھیں جب انہوں نے اسے اندر آتے دیکھا۔

"آ گیا میرا بچہ!" وہ مسکرائیں۔

زویار نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں گلے لگایا اور سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

آسیہ بیگم مسکرائیں اور اس کی پیشانی چوم لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟ بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔"

"ہم..." اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے بس اتنا کہا۔

آسیہ بیگم نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرا۔

"میرا پیارا بیٹا، جلدی سے فریش ہو جاؤ۔ میں نے تمہاری پسندیدہ بریانی بنائی ہے۔"

وہ اٹھا اور اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

آسیہ بیگم سے اس کی اداسی مخفی نہ رہ سکی۔

انہوں نے سوچا بعد میں بات کریں گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھانا کھانے کے بعد سکندر صاحب نے بھی اس کی تھکن محسوس کی ––– اور قرۃ العین نے بھی۔ میز غیر معمولی طور پر خاموش تھی۔

زویار نے چند نوالے کھائے اور واپس اپنے کمرے میں چلا گیا۔اس کا دماغ بار بار وہی باتیں سوچ رہا تھا۔

اس نے آہ بھری اور واش روم گیا، وضو کیا۔

اس نے عشاء کی نماز پڑھی، اللہ کے سامنے جھکا، اور اسی میں سکون پایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نماز کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"یا اللہ، اگر میں اس کے لیے بہتر ہوں... تو میرے لیے حلال طریقے سے اسے پانا آسان کر دے۔"

"اور اگر میں ابھی اس کے قابل نہیں... تو مجھے اس کے لیے بہترین بنا دے۔"

"اور اگر وہ کسی اور کے نصیب میں لکھی ہے..."

"... تو اس کی زندگی سے یوں نکال دے کہ میں اس کے لیے آزمائش نہ بنوں۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

نہ دے مجھے وہ تمنا جو لکھتِ تقدیر سے لڑ جائے

مجھے وہ صبر دے مولا جو ہر تقدیر پہ ہنس دے

— خلیل الرحمٰن

اتنے میں اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔

آسیہ بیگم اندر آئیں اور بستر پر بیٹھ گئیں۔

اس نے جائے نماز تہہ کی اور فرش پر ان کے سامنے بیٹھ کر اپنا سر ان کی طرف ٹیک دیا۔

آسیہ بیگم نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھو، میں تیل لے کر آئی ہوں۔ اتنے دن ہو گئے... تم نے مجھ سے لگوایا نہیں، نہ ہی مالش کا کہا۔"

انہوں نے تھوڑا سا تیل ڈالا اور اس کے سر کی مالش کرنے لگیں۔

"میرے بچے کو کیا ٹینشن ہے؟ اتنا اداس کیوں ہے؟ کھانا بھی صحیح طریقے سے نہیں کھایا تم نے۔"

"بس اما... ایسے ہی۔"

زویار نے آہ بھری۔

"ایسے ہی کیا؟" آسیہ بیگم کا ہاتھ ایک لمحے کو رکا، پھر دوبارہ نرمی سے چلنے لگا۔

"اب تم مجھ سے شیئر بھی نہیں کرو گے؟"

"پہلے بھی تو کرتے تھے نا... اب بھی بتاؤ۔"

"ورنہ میں کامران سے فون کر کے پوچھ لوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''اُس کو بھی نہیں بتایا میں نے...'' زویار نے دھیرے سے کہا۔

اور یہ... آسیہ بیگم کے لیے حیرت کی بات تھی۔

کیونکہ زویار کامران کو سب کچھ بتاتا تھا

اپنا دن، اپنی سوچ، کیا کیا، کیا کھایا... ہر چھوٹی بات۔

''اچھا...'' آسیہ بیگم نے آہستہ کہا۔ آواز نرم پڑ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے دوبارہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں اس بار اور زیادہ ٹھہراؤ کے ساتھ، جیسے کوئی ان دیکھی گرہ کھول رہی ہوں۔

''چلو...'' انہوں نے پیار سے کہا، ذرا آگے جھک کر۔

"ماں کو تو بتا سکتے ہو نا... کہ مجھ سے بھی چھپانا ہے؟"

"اما... ایسی بات نہیں۔" زویار کا گلا بھرا۔

"بس مجھے..." وہ رکا۔

آسیہ بیگم کے ہاتھ سست ہوئے، پھر انہوں نے اس کے سر کے پیچھے ہتھیلی رکھی مضبوط

"بیٹا... میں نے پہلے کبھی تمہیں جج کیا ہے؟"

وہ قریب ہوئیں۔ آواز نرم تھی مگر پختہ۔

"ماں باپ کس لیے ہوتے ہیں؟"

"تم مجھ سے کچھ بھی شیئر کر سکتے ہو بغیر ڈرے۔"

"بغیر یہ محسوس کیے کہ میں ڈانٹوں گی... یا ناراض ہوں گی۔"

انگلیاں دوبارہ بالوں میں چلیں، دھیرے، سکون دینے والی۔

''میں نے تو بچپن سے ہی تمہیں اور قرۃ العین کو ایسے ہی ٹریٹ کیا ہے...''

''تاکہ تم لوگ اپنے ہر دکھ، ہر پریشانی مجھ سے چھپانے کے بجائے مجھے بتاؤ۔''

ان کی آواز ذرا سی کانپ گئی کمزوری سے نہیں، محبت سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''اپنے بچوں کو ٹینشن میں نہیں دیکھ سکتی میں۔''

''تاکہ تم لوگ یہ سوچنے کے بجائے...''

''کہ 'ماما کو پتا چل گیا'...''

''تم یہ سوچو کہ 'ماما کو بتانا ہے'۔''

انہوں نے توقف کیا، اور اس کے ماتھے سے بال پیچھے کیے۔

''ایسے رہو۔''

زویار نے جیسے اپنے اندر کے سارے الفاظ سمیٹ کر رکھے تھے۔

پھر بہت آہستہ بولا

''مجھے...ایک لڑکی پسند ہے۔''

''اور میں نے استخارہ بھی کیا اس کا بھی مثبت سے جواب آیا"

''اور آج...میں نے آپ لوگوں کو بتانے سے پہلے ان سے بات کی...''

''تاکہ میں جان سکوں کہ...کیا میں اپنے پیرنٹس کو اُس کے گھر بھیج سکتا ہوں یا نہیں۔''

آسیہ بیگم یک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آنکھوں میں حیرت نہیں خوشی چمک اٹھی۔

"زویار!"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے!"

"مجھے پہلے بتاتے!"

ان کا چہرہ کھل گیا بالکل اُس ماں کی طرح جو برسوں سے بیٹے کی شادی کا خواب دیکھ رہی ہو۔

زویار نے ہلکی سی مسکراہٹ کی۔ وہ جانتا تھا... آسیہ بیگم خوش ہوں گی۔

وہ اس کی شادی کو لے کر ہمیشہ سے بے چین تھیں دعاؤں میں، باتوں میں، ہر موقع پر۔

مگر پھر... زویار کی مسکراہٹ ٹوٹ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے نگاہ نیچے کرلی۔

’’لیکن...ماما...‘‘

آواز بھاری ہوگئی۔

"انہوں نے... منع کردیا۔‘‘

آسیہ بیگم کی انگلیاں اس کے بالوں میں ٹھہر گئیں۔

ایک پل کو... جیسے سانس رک گئی ہو۔

’’کیا...؟‘‘

زویار نے سر ہلادیا ہاں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اور اُس ‘‘ہاں’’ میں اس کا دکھ واضح تھا.

آسیہ بیگم نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اوپر کیا۔

‘‘بیٹا...’’

‘‘تم نے... ٹھیک سے بات کی تھی نا؟’’

‘‘تمیز سے ؟’’

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زویار نے خفگی سے کہا

"اماں میں کوئی لاؤ بالی بچہ یا ٹینیجر تو نہیں ہونا۔"

‘‘میں نے تمیز سے ہی بات کی۔’’

‘‘میں بس...’’

''میں بس یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ... کیا میں آپ لوگوں کو بھیج سکتا ہوں ان کے گھر۔'

آسیہ بیگم کا چہرہ نرم ہو گیا۔

مگر آنکھوں میں درد اتر آیا وہ درد جو ماں کو تب ہوتا ہے جب بیٹا پہلی دفعہ کسی چیز میں ٹوٹتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''اُس نے وجہ بتائی؟''

"نہیں"

زویار نے سر جھکا کر کہا۔

''اُس نے... کوئی وجہ نہیں بتائی۔''

''بس...اُس نے صرف 'نو' کہا۔''

زویار نے ایک گہری سانس لی ایسی سانس جو سینے کے اندر جمی ہوئی تکلیف کو بھی ساتھ لے کر نکلتی ہے۔

"میں...اب زیادہ سوچنا بھی نہیں چاہتا۔"

"نہ ہی...اُس کے بارے میں بات کرنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ بے ادبی ہو گی۔"

"اور...وہ غیر محرم بھی ہے۔"

اس نے ایک کمزور سی مسکراہٹ بنانے کی کوشش کی مگر وہ مسکراہٹ آنکھوں تک نہ پہنچی۔

زویار نے دھیرے سے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا۔

پھر وہ اٹھا، اور انہیں ساتھ لے کر دو قدم چلا جیسے وہ درد سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہو۔

آسیہ بیگم نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

ان کی آواز میں دعا بھی تھی، اور تسلی بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ان شاء اللہ..."

"اگر وہ تمہارے نصیب میں ہوئی..."

"تو اللہ خود بخود راستے آسان کر دے گا۔"

''اور اگر نہیں ہوئی؟

''تو اُس سے بہتر تمہارے نصیب میں ہو گی۔''

"اسے بہتر ہو بھی پر وہ تو نہیں ہوں گی"

زاویار نے بے بسی سے کہا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

آسیہ بیگم نے ایک پل رک کر، اس کے ہاتھ کو اور زیادہ نرمی سے دبایا۔

''وہ بھی بری نہیں"

''لیکن۔"

''وہ کسی اور کے نصیب میں بہتر ثابت ہو گی۔''

زویار نے کچھ نہیں کہا۔

بس سر جھکا لیا۔

سبز سنہری آنکھوں کے دیپ بجھے ہوئے تھے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842